جماعت نہم۔ احمد جمال پاشاؔ

احمد جمال پاشا کا اصل نام نزہت پاشا تھا۔ وہ الہ آباد میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۵۰ء سے لکھنا شروع کیا۔ طالبِ علمی کے زمانے میں ہی علی گڑھ کے رسالے ''اسکالر'' کے مدیر ہوئے۔ ان کی مشہور مزاحیہ کتابیں ''اندیشۂ شہر'' ''ستم ایجاد'' ''لذتِ آزاد'' ''مضامینِ پاشا'' ''چشمِ حیران'' اور ''پتیوں کا چھڑکاؤ'' وغیرہ چھپ چکی ہیں۔ ''ظرافت اور تنقید'' ان کے تنقیدی مضامین کا مجموعہ ہے۔ احمد جمال پاشاؔ کو ادبی خدمات کے لئے غالبؔ ایوارڈ اور بہار اردو اکادمی کا نیوی ایوارڈ دیا گیا۔

ملا نصر الدّین

یوں تو لطیفے، چٹکلے ہنسنے ہنسانے کے لئے ہوتے ہیں لیکن ان کے پیچھے سماجی، تہذیبی اور اخلاقی مقاصد بھی پوشیدہ ہوتے ہیں۔ اسی لئے ملاّ نصر الدین کے لطیفے صرف ہنسنے کے لئے ہی نہیں ہیں بلکہ ان سے ہماری سماجی برائیوں کی اصلاح بھی ہوتی ہے۔

ملا نصر الدین کے بارے میں عجیب و غریب روایتیں مشہور ہیں۔ تقریباً دنیا کی ہر زبان میں مُلا کے واقعات، لطیفے، مضحک واقعات اور سفر نامے ترجمہ ہو کر مقبول ہو چکے ہیں۔ مُلا کا مزاح لافانی ہے۔ مُلا کے واقعات اور باتوں پر لوگ آج بھی اسی طرح ہنستے ہیں جیسے مُلا کے زمانے ان پر لوگ ہنسا کرتے تھے۔ مُلا کو کہانیوں میں بہت سارے ملکوں کا سفر کرتے دکھایا گیا ہے۔ تاریخ میں مُلا کا تذکرہ کہیں نظر نہیں آ رہا ہے۔ مُلا کی زندگی میں ایسے بہت سے واقعات رونما ہوئے جو اپنے انوکھے پن کی وجہ سے ہمیشہ دلچسپ رہیں گے۔ ان ہی واقعات کی وجہ سے مُلا نے لوگوں کے دلوں

میں جگہ بنائی ہے۔ محفل میں جان پیدا کرنے کیلئے آج بھی مُلا کے واقعات دُہرائے جاتے ہیں۔

مُلا کا خیال تھا کہ اس دکھ بھری دنیا میں لوگوں کو سمجھانے کے لئے ضروری ہے کہ اُن کے مزاج کے موافق بات کرنی چاہیئے اور ان کو ذہن نشین کرانے کے لئے ظرافت کا طریقہ اپنانا چاہیئے۔ اس لئے وہ خود بھی جان بوجھ کر ظرافت کے اس عمل سے گزرتے رہے۔

مُلا ہر فن مولا ہے۔ ہر کہانی میں وہ کسی نہ کسی پیشے سے جُڑے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اُن کی زندگی مسلسل سفر ہے۔ ہنسی ہنسی میں وہ کوئی اہم بات سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ سُننے والا زندگی کی کسی بڑی حقیقت پر سوچنے کے لئے مجبور ہو ہی جاتا ہے۔ اُس کا مزاح اور طنز دلوں پر ایک دم اثر کرتا ہے۔ مُلا نصر الدین اپنی حاضر جوابی اور زندہ دلی کی وجہ سے آج بھی مشہور ہیں۔ آج بھی ایسے لوگ ہیں جو ایک سُتھرے اور شُستہ مذاق کو پسند کرتے ہیں۔

الفاظ	معنی	
ازلی	دنیا میں پہلے دن سے	جو لوگ ازلی خوش قسمت ہوتے ہیں اُن کا کوئی کچھ نہ بگاڑ سکتا ہے۔
لطائف	لطیفہ کی جمع	مزاح نگار نے لطائف سنا کو حاضرین کو محظوظ کیا۔
دوش	کندھا	زندگی کے ہر میدان میں عورتیں مردوں کے دوش بدوش کام کرتی نظر آتی ہیں۔
ابد	جب تک دنیا قائم رہے	نیکی اور بدی کی جنگ تا ابد تک جاری رہے گی۔
سیاح	سفر کرنے والا	ابنِ بطوطہ مشہور سیاح تھا۔

حکایت	کہانی	فارسی شاعر شیخ سعدی کی حکایتیں نصیحت آموز ہیں۔
مضحک	مزاحیہ	ملا نصر الدین کی مضحک آمیز باتیں موثر ثابت ہوتی تھیں۔
لافانی	فنا نہ ہونے والا	دنیا کی کوئی بھی چیز لافانی نہیں ہے۔
شُستہ	نفیس	صاف اور شستہ مذاق سُننا کسی کو ناگوار نہیں ہوتا ہے۔
روایات	روایت کی جمع	اپنی روایات کو بھولنا نہیں چاہیئے۔
قیاس آرائی	اندازہ لگانا	چوری کی واردات پر لوگوں کی قیاس آرائیاں غلط ثابت ہوئیں۔
تذکرہ	جس کا ذکر کیا گیا	ابھی تک تمہارا ہی تذکرہ چل رہا تھا۔
فاقہ مستی	غربت میں مطمئن	مرزا غالب نے زندگی میں فاقہ مستی کے دن گزارے ہیں۔
معلم	علم جاننے والا	معلم کو عزت کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔
منبر	وعظ یا خطبہ دینے کی جگہ	غیر ملکی واعظ خوان کے وعظ دینے کے لئے منبر بنایا گیا ہے۔
معمار	تعمیر بنانے والا	استاد قوم کا معمار ہوتا ہے۔
فریق	جماعت	منصف نے دونوں فریقوں کو حق پر مبنی فیصلہ سنایا۔
ہردلعزیزی	مقبولیت	دنیا میں ان لوگوں کی کمی نہیں، جن کو دوسروں کی ہردلعزیزی سے جلن ہوتی ہے۔
ذہن نشین	سمجھانا	بزرگوں کی باتیں ذہن نشین کر لینی چاہیئے۔
جہاں گردی	دنیا میں گھومنا	جہاں گردی کرنے سے انسان بہت کچھ سیکھتا ہے۔
تنگ نظر	جس کا ذہن کُھلا نہ ہو	تنگ نظر لوگ زندگی کی حقیقتوں سے ناواقف ہوتے ہیں۔
نصائح	نصیحت کی جمع	آج کل اکثر بچے بزرگوں کی نصائح کی اَن سُنی کرتے ہیں۔
غم انگیز فضا	دُکھ بھرا ماحول	۱۹۹۰ء میں کشمیر میں ہر جگہ غم انگیز فضا دیکھنے کو ملتی تھی۔

منسوب	جُڑا ہوا	بہت سارے لوگوں کو دوسروں کے نام سے من گھڑت واقعات منسوب کرنی کی عادت ہے۔
بیدار	جاگنا	غافلوں کو غفلت کی نیند سے بیدار کرنا ہمارا فرض ہے۔
طنز آمیز	طنز سے بھرا ہوا	طنز آمیز باتیں دل پر نشتر کا کام کرتی ہیں۔
پند	نصیحت	بگڑے ہوئے بچوں پر والدین کی پند و نصائح کا اثر نہیں ہوتا ہے۔
جلوہ گر	دکھائی دینا	بہت دنوں کے بعد چاند بڑی آن و بان کے ساتھ جلوہ گر ہوا ہے۔
افادی	فائدہ مند	بزرگوں کی صحبت افادی ثابت ہوتی ہے۔
ظرافت	مزاح	سبق "اونٹ" میں ادیب نے ظرافت سے کام لیا ہے۔
اعلیٰ ظرفی	بڑائی	کچھ لوگ اعلیٰ ظرفی سے دوسروں کا دل اپنی طرف مائل کر دیتے ہیں۔

نمبر ۱۔ ملا نصر الدین کے بارے میں بہت سی روایتیں مشہور ہیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اسے سیاحت بہت پسند تھی اور وہ ہمیشہ اپنے سُست رفتار گدھے پر بیٹھ کر سفر کے لئے نکلتا تھا، کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ اس نے گدھے پر بیٹھ کر کوئی سفر نہ کیا بلکہ یہ سب خیالی باتیں ہیں۔ ملا نصر الدین کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ حاضر جواب، خوش باش اور زندہ دل تھا۔ اس میں ظرافت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اس کا مذاق شُستہ اور شائستہ تھا۔

نمبر ۲۔ ملا نصر الدین میں ظرافت کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ ان کا مزاح لافانی تھا۔ لوگ ان کے مزاح سے رہتی دنیا تک لطف اندوز ہوتے رہیں گے۔ اپنی حاضر جوابی، خوش باشی اور زندہ دلی کی وجہ سے وہ آج بھی زندہ ہے۔

نمبر۳۔ ملانصرالدین کو ہرفن مولا اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ اس نے کوئی ایسا پیشہ نہیں چھوڑا جسے انہوں نے اختیار نہیں کیا۔ کبھی وہ معلم کی حیثیت سے نظر آتے ہیں، کبھی منبر پر وعظ دیتے نظر آتے ہیں، کبھی ایک تاجر کی طرح مصروف نظر آتے ہیں، کبھی معمار کی شکل میں مکان بناتے نظر آتے ہیں، کبھی درزی بن کر کپڑے سی رہے ہیں، کبھی قاضی کی حیثیت سے دو فرقوں کے بیچ فیصلہ سناتے نظر آتے ہیں اور کبھی ایک سیاح کی طرح گدھے پر گھومتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

نمبر۴۔ ملانصرالدین نے لوگوں کے شعور اور کو بیدار کرنے کیلئے پندونصائح سے کام نہیں لیا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ لوگ اس طرح اچھائی کی طرح مائل نہیں ہونگے۔ انہوں نے ہنسی مذاق میں بہت ہی باریک نکتے، اہم اور ٹیڑھی باتیں اس طرح بیان کیں کہ لوگوں کے دل سن کر پگھل جاتے تھے لوگوں کو ان کا طنز اور مزاح آمیز باتیں اس طرح بھاتی تھیں کہ وہ زندگی کی بڑی بڑی حقیقتوں پر غور کرنے پر مجبور ہو جاتے تھے۔

نمبر۵۔ ملانصرالدین نے ہنسی مذاق کو اپنا شعار اسلئے بنایا کیونکہ ان کا خیال تھا کہ اس دُکھ بھری دنیا میں لوگوں کو سمجھانے کے لئے یہ موثر طریقہ ہے کہ ان کی سمجھ کے مطابق بات کی جائے اس لئے جان بوجھ کر خود کو مذاق کا نشانہ بناتے تھے تاکہ لوگوں کو اُن کی کوئی بات گراں نہ گزرے۔

واحد	جمع		
نصیحت	نصائح	روایت	روایات
مصروفیت	مصروفیات	حکایت	حکایات